

KIM-1, FARMAN 17-45 (3)

Farman 17

انسان، خُدا کی بندگی اچھی طرح کرے، تو خُدا اسکو دُنیا میں اچھا بدلہ دے گا اور اسکی زبان اور کرامت اچھی چلے۔ ساری دُنیا کی لذت سے دور رہے، ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان کھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ وہ آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اس طرح دیکھے کہ جس سے خُدا کے بھید اور کرامات کا علم ہو۔

حضرت امیر المومنین اور پیغمبر نے فرمایا: "سلمان فارسی، اہل بیت کے درجے پر ہیں۔ پہلے سلمان، کافر تھا، پھر دُنیا میں پرپز گاری کی اور دُنیا کی لذت سے دُور رہے، تب ہی خُداوند تعالیٰ نے انکو ابو شہر سے بغداد تک کی حکومت عطا کی۔ سلمان فارسی، جب فرمان کے مطابق حکومت کرنے کے لئے گئے۔ تب انکے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ صرف تلوار اور قرآن تھا۔ سلمان کہتا تھا کہ میرے پاس تلوار ہے، وہ خُدا کی راہ میں جنگ کے واسطے ہے۔ اور قرآن، دُنیا سے چھٹکارے کے لئے ہے، اسی طرح دُنیا کے کاموں سے فرصت ہو، تب پڑھنے کے لئے ہے۔"

"حضرت عیسیٰ نے فرمایا: "خلقت میں اچھے سے اچھا ہے، وہ بھی ایک دن میں سات مرتبہ گناہ کرتا ہے۔" قیامت کے روز نبی رسول اُمت کا ہاتھ پکڑیں گے۔ لیکن جو نہیں پہچانتے،

انکا ہاتھ نہیں پکڑیں گے۔ تم ایسا نہیں سمجھنا کہ، ساری اُمت، اُمت ہے، جس نے پہچانا ہوگا، وہی اُمت ہے۔
جس نے بندگی کی ہوگی، انکو مقام ملے گا، وہ تم جانتے ہو۔
لیکن شناخت کرنے والے کو اعلیٰ مقام ملے گا۔

ایسا خیال نہیں کرنا کہ روح بہشت میں جائیگی، ایسا نہیں ہے، وہ اصل حالت میں بہشت میں جائیگی۔ جس نے اچھی بندگی کی ہوگی وہ مُرتضیٰ علیٰ کے حضور میں بیٹھیں گے۔ تم اپنے اس بدن اور شکل سے خُدا کے پاس ہو گے، اور تم جوان ہو گے اور تمہارے چہرے پر نُور ہوگا۔ ایسا نہیں ہے اور اسی برس کے ضعیف، جوان ہونگے، ایسا بھی نہیں ہے۔ لیکن نُورانی وجود سے بہشت میں جاؤ گے۔ ایسا کہا گیا ہے کہ، عقل سانپ جیسی چاہیے اور دکھ ہو تب کبوتر جیسا بننا چاہیے۔ سانپ جیسا ہو کر کسی کو دُکھ نہ پہنچائے، ایسے بن سکو تو اچھا ہے۔ تین سو تیرہ (۳۱۳) حقیقتی ایک دل ہوں اور سانپ جیسی عقل رکھ کر کبوتر جیسے غریب بنیں تب، ظہورات ہوگی۔ تمہیں معلوم نہیں کہ، ایک گالی دینے میں کتنے گناہ ہیں؟ اگر معلوم ہو تو گالی نہ دیں۔

دوزخ کے دکھ اور بہشت کے میوے کا دنیا کو پہلے سے علم ہو اور دیکھے تو، دُنیا کی درکار نہیں رکھے۔

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- "مہادن کا رویا کچھ کام نہیں آوے۔" جو مُرتضیٰ علیٰ کے حضور میں جانے والے ہیں، وہ

باطنی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ مُرتضیٰ علیؑ کو وہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر، باطن سے مولا علیؑ کا نور دیکھتے ہیں۔

دُنیا کے لوگ بھی مولا مُرتضیٰ علیؑ کو دیکھتے ہیں، لیکن حقیقتی، دوسری طرح سے دیکھتے ہیں اور مُرتضیٰ علیؑ کو بہشت میں کس طرح دیکھتے ہیں، وہ تم جانتے ہو! وہ جو اوپر خُدا کے حضور میں ہیں اور بڑے درجے پر ہیں، وہ پانچ سات لوگ ہیں۔

خُدا کا ڈر رکھو اور آخری دم تک دوسرے حرف نہ نکلے، اسکا ڈر رکھو۔ انشاء اللہ، ہمیشہ مولا مُرتضیٰ علیؑ کو یاد کرو گے اور آخری دم تک ذکر کرو گے، تو وہ ہاتھ پکڑیں گے اور مدد کریں گے۔ خانہ وادان۔"

Farman 18

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین مولا مُرتضیٰ علیؑ، دریائے فرات کے کنارے گئے، اور گھوڑے پر سوار ہو کر "علی اللہ" ماننے والی قوم کے پاس پہنچے، یہ "علی اللہ" ماننے والی قوم ایسی ہے کہ جو، مولا مُرتضیٰ علیؑ کو اللہ مانتی ہے۔ مولا علیؑ نے اُس قوم کے ایک شخص کو اپنے پاس بُلا کر فرمایا: کیا تم علی اللہ کہتے ہو؟ اُس نے کہا کہ "مجھے یقین ہے کہ آپ خُدا ہیں" پھر مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اُسکا سرکاٹ کر، مار کر، دوبارہ زندہ کر کے فرمایا:- "تم مجھے علی اللہ کیوں کہتے ہو؟" تب اُس شخص نے جواب میں عرض کی کہ، آپ نے مجھے مار کر، پھر سے زندہ کیا، جس سے ابھی مجھے جو شک

تھا، وہ دُور ہو چکا ہے، آپ "صحیح علی اللہ" ہیں۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ نے حکم فرمایا کہ "اس شخص کو پہاڑ کے اوپر لے جا کر، اسکو اس طرح پھینکو کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ تب اسکو اس طرح پھینکنے میں آیا۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اسکو دوبارہ زندہ کر کے، فرمایا: "تم اب بھی علی اللہ کہتے ہو؟" تب اس نے پورے یقین سے جواب دیا، جو ٹکڑے کر کے، مار کر، دوبارہ زندہ کرے، اُس پر میرے ایمان میں اضافہ ہوا ہے۔

اس طرح مختلف طریقوں سے، اور کئی مرتبہ اسکو مار کر، زندہ کیا گیا، اور ہر مرتبہ پوچھا گیا کہ، اب بھی علی اللہ کہتے ہو؟ جواب میں وہ ہر مرتبہ یہی کہتا تھا کہ آپ ہی صحیح اللہ ہیں۔ جو مار کر زندہ کرے، اسکو اللہ کہنا چاہیئے۔

اسکے بعد امامؑ نے فرمایا: "مُرشد کا خواہ کیسا ہی فرمان ہو، ماننا چاہیئے۔ اس متعلق شعر پڑھ کر فرمایا کہ "مُرشد اگر ایسا فرمائے کہ، شراب سے وضو کر کے نماز پڑھو تو ایسا فرمان ماننا چاہیئے۔ شراب کیسی خراب چیز ہے، یہ، وہ جانتا ہے، پھر بھی ایسا فرمان ہو تو ماننا چاہیئے۔ بہشت میں جانے کا کونسا راستہ ہے، وہ پیرمُرشد کو پتہ ہے۔ تم دوسرے ملک جاؤ اور تمہیں راستے کی خبر نہ ہو اور رہیر کہے کہ، اس راستے پر چلو، تو اس راستے پر چلنا چاہیئے۔ اسکا حکم نہ مانیں تو گھر یا راستہ پر پہنچ نہیں سکتے۔ تمہیں علم نہ ہو اور وہ کہے، اس راستے پر پگڑی اُتار کر چلو؛ تو اسکے مطابق کرنا

چاہیے۔ تم سے سوال پوچھتا ہوں کہ تمہیں راستے کا علم نہ ہو تو، وہ ریپر کہے، اسی طرح چلنا چاہیے یا نہیں؟ اسکے بعد امام نے فرمایا:- ریپر تمہارے ساتھ ہو اور وہ کسی کے گھر لے جائے؛ وہاں اسکا مالک نہ ہو اور وہ کہے کہ، میں ہوں تو فکر نہیں، اور کہے کہ، یہاں بیٹھو، تو تمہیں وہاں بیٹھنا چاہیے، کیونکہ اُسے خبر ہے۔

مُرشد کو تو سب کچھ معلوم ہے۔ وہ کہے کہ "مہر کے بدلے، شراب کو سجدہ کرو، تو کرنا چاہیئے۔" کیونکہ مرشد کا فرمان ماننا چاہیئے۔

مولا مُرتضیٰ علیؑ، اعلیٰ ہیں۔ مولا کا فرمان ماننا چاہیئے، کیونکہ وہ اپنی قدرت سے گناہ بخش کر، بہشت میں بھیج سکتے ہیں۔

جس وقت جو فرمان ہو، اسکو محبت سے ماننا چاہیئے اور جو فرمان فرمائیں، اُس مطابق چلنا چاہیئے۔ بہت سی باتیں تمہاری عقل پر نہ اُتریں، تو بھی پیر مُرشد فرمائیں، تمہیں اُس مطابق کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُنکو سب کچھ روشن ہے۔

جس طرح ریپر چلائے، اُس کے مطابق چلے تو منزل پر پہنچے۔ تم بھی اس کے مطابق چلو گے، تب ہی مقام پر پہنچو گے، نہیں چلو گے تو نہیں پہنچو گے۔ خانہ وادان۔

تم اپنے لئے کسوٹی نہیں مانگو اس لئے کہ کسوٹی بہت مشکل ہے۔

ایک شخص شاہ نجف میں رہتا تھا وہ بہت عبادت بندگی کرتا تھا اور روتا تھا اور روز کہتا تھا کہ یا علی مجھے ایسا موقع دیں کہ میں جنگ جہاد کروں یعنی لڑائی کر کے دین کے دشمن کو ماروں اور میرا سر دوں یعنی لڑائی کر کے جنگ میں میرا سر دوں۔ اس طرح چالیس سال تک ہمیشہ بندگی کے وقت روتے روتے عرض کرتا تھا۔

مولا مُر تَضیٰ علی نے اسکے لئے ہتھیار اور گھوڑا اپنے آدمی کے ساتھ بھجوایا۔ وہ ہتھیار اور گھوڑا اس شخص کے پاس لے جا کر کہا کہ اُٹھ! یہ ہتھیار اور گھوڑا مولا علی نے تیرے لئے بھیجے ہیں اس لئے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جا۔

اس شخص نے جواب دیا کہ مولا علی سے کہنا کہ آج کا دن آپ جنگ کرو میں کل جنگ کروں گا۔

اس شخص کو دُنیا میٹھی لگی تھی۔ اس لئے کہ اسے نئی بیوی، رہنے کے لئے گھر اور کھانے کے لئے تھال ملا تھا جس سے وہ لالچ میں پھنس گیا تھا۔

ہم تم پر کسوٹی کیوں نہیں ڈالتے؟

تم پر جو کسوٹی ڈالی ہے وہ تو پوری کر سکتے نہیں کہ دس روپے میں سے ایک روپیہ دو۔

خُدا کو دولت کی کوئی پروا نہیں مگر ایک کسوٹی ڈالی ہے وہ تم نہیں دے سکتے تو اور کونسی کسوٹی ڈالیں۔

بندگی عبادت کرو اور خُدا کو پہچانو۔

مولا علیؑ نے فرمایا ہے کہ میں خُدا کو نہ دیکھوں تو عبادت بھی نہ کروں۔

خُدا کو جو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا تو اس کی آنکھیں اندھی ہیں۔

اس طرح شریعت اور طریقت سے تمہیں فرمان کر کے سمجھائے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو خُدا کو نہیں دیکھتا اس کی بندگی قبول نہیں ہوتی۔

خُدا اور حاضر امامؑ کو پہچانے بغیر جو بندگی کرتا ہے اس کی آنکھیں اندھی ہیں کیونکہ حاضر امامؑ بیٹھے ہیں انہیں نہیں پہچانتے۔

یہ دین تمہارا سچا ہے۔ آدھی رات کو ایک ملائک عرش سے اترتا ہے اور پکار کرتا ہے کہ، ہے کوئی ایسا بندہ خُدا کا جو گناہ کی توبہ کرے؟ تو اس کی دُعا خُدا کے پاس لے جا کر قبول کراؤں ہے کوئی ایسا شخص کہ خُدا سے جو مانگے وہ دلواؤں۔ اس طرح ہر روز آدھی رات کو ملائک پکار کرتا ہے۔

اسکے بعد مولانا حاضر امامؑ نے فرمایا :

آغا علی شاہ داتار نے فرمایا تھا کہ آدھی رات کو یا علیؑ کی بندگی کرو اس میں جو ثواب ہو گا وہ تمہارا ہے اور پاپ یعنی گناہ ہو وہ ہمارے اوپر ہے۔

Farman 21

خداوند عالمین کو انسان کی روح بہت پیاری ہے، اس لئے، اس روح کے چھتکارے کے لئے توبہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ جو روح خداوند تعالیٰ کو اتنی زیادہ پیاری ہے، اسکو دوزخ میں نہیں ڈالنے دینا چاہیئے۔

جب انسان کی عقل ٹھکانے پر ہو، تب توبہ کرے تو قبول ہوتی ہے، لیکن بعد میں کرے تو قبول نہیں ہوتی۔

Farman 22

یہ فرمان تمام جماعت حقیقتیوں کے لئے فرماتے ہیں۔

تم سب پنچ بھائی، ایک دل ہو کر، جماعت خانے میں آکر بندگی کرو۔ خدا تمہارے گناہ معاف کرے اور تم دنیا میں سے پاک ہو کر بہشت میں جاؤ اور دیدار نصیب ہو۔

ہم تب ہی خوش ہونگے کہ ہمارا کوئی بھی مُرید دنیا سے گنہگار ہو کر نہ جائے۔

Farman 23

انسان پر واجب ہے کہ، انسان کے مغز میں جو چیز رکھی ہے، اس پر غور کرے۔

امام حسینؑ ہر جگہ بھر پور ہیں۔

انسان پر لازم ہے کہ، امامؑ کو اپنے دل میں جگہ دے۔ تم اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھو۔ بڑائی چھوڑ دو تو امامؑ تمہارے دل میں رہے؛ مگر وہ رسومات پر تم عمل نہیں کرتے۔
"دُنیا میں چار طرح کے لوگ ہیں۔

پہلی قسم کے لوگ ہیں، وہ ہمیں چاہتے ہیں اور دُنیا کو نہیں چاہتے۔ انکا دل ہماری طرف ہے، تب ہم بھی انکو ہمیشہ یاد کرتے ہیں۔ وہ یہاں پر بھی ہمارے ساتھ ہیں اور وہاں بھی ہمارے ساتھ ہونگے۔

دوسری قسم کے لوگ ہیں، وہ ہمیں چاہتے ہیں اور دُنیا کو بھی چاہتے ہیں۔ ہم انکے لئے دُعا فرماتے ہیں کہ انکی دُنیا پر سے محبت کم ہو اور ہمارے اوپر محبت بڑھے۔

تیسری طرح کے لوگ ہیں، جو ہمیں نہیں چاہتے اور دُنیا ہی کو چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں تکلیف نہیں پہنچاتے۔ جب انکو ہماری فکر نہیں، تو ہمیں بھی انکی فکر نہیں۔ وہ خود جانیں؟ ہم نے انکو چھوڑ دیا ہے۔

چوتھی طرح کے لوگ ہیں کہ، وہ دُنیا کو چاہتے ہیں اور ہمیں نہیں چاہتے اور ہمیں دکھ یعنی تکلیف پہنچاتے ہیں۔ تو ہم بھی انکے حق میں ایسی دُعا فرماتے ہیں کہ خُدا ہمیں، اُن سے دُور رکھے۔ اس طرح چار قسم کے لوگ ہیں۔

اب جو کوئی جیسا ایمان رکھے گا، اسکو ویسا فائدہ ہوگا۔"

Farman 25 شیطان بہت سارے روپ میں آتا ہے۔ آدمی کے روپ میں بھی آتا ہے۔ ہزاروں روپ میں آتا ہے۔ عالم اور عاقل کے روپ میں بھی آتا ہے۔ وہ تمہیں فریب نہ دے جائے۔ شیطان، آدمی کی شکل میں آدمی کے پاس آتا ہے اور ایمان لوٹ لیتا ہے۔ جو مومن دُعا گنان پڑھتا ہے، شیطان، اُس کے پاس سے بھاگ جاتا ہے۔ جس کے دل میں دُعا گنان ہے، اسکا دل اچھا ہے۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا، وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اسکے دل پر شیطان قابو کر کے، اسکا ایمان لوٹ لیتا ہے۔ گنان کے راستے پر چلو گے تو ہم یہاں پر بھی راضی ہیں اور وہاں بھی راضی ہونگے۔ خانہ وادان۔

Farman 26

جو گنان جانتے ہیں اور معنی نکالتے ہیں، ان سے کہنا کہ ہمیں سناؤ اور گنان پڑھو۔ انکی معنی برابر سمجھو۔ دوسرے لوگ کتاب پڑھتے ہیں، لیکن انکی معنی نہیں سمجھتے۔ تم اس طرح نہیں کرو۔ گنان پڑھو اور سمجھو تو فائدہ ہے، ورنہ کیا فائدہ ہوگا؟

گنان کی معنی کے مطابق چلنا۔

دُنیا کا کام یہ ہے کہ ایک آدمی کو ایک روپیہ ملتا ہے، اور ایک کو ہزار روپیہ ملتا ہے، لیکن جس کو حلال روزی ملے، اور وہ اسکو کھائے، تو بہت اچھا ہے۔ جس کو حق کا ایک روپیہ ملے، وہ حرام کے ایک ہزار روپیہ سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر

ایک ہزار روپیہ حلال کا ملتا ہو اور حرام کا ایک لاکھ روپیہ ملتا ہو، تو حلال کا ایک ہزار کھانا زیادہ اچھا ہے۔ کوئی اپنے ہاتھ سے، انعام کے پانچ روپے دے تو وہ حلال ہیں۔

روزانہ جماعت خانے آؤ اور دُعا پڑھو۔ تم اس نصیحت کو بھول نہ جانا اور اس پر عمل کرو گے تو انشاء اللہ، تمہیں یہیں فائدہ ملے گا اور آخرت میں بھی فائدہ ملے گا، خانہ وادان۔

Farman 27

انسان ظالم ہو اس سے مظلوم بننا اچھا ہے۔

ہم تم سے نہ تو جان مانگتے ہیں، نہ مال مانگتے ہیں۔ فقط تمہارا دل مانگتے ہیں۔ تمہارا دل دین پر ہو، اس طرح برابر چلو، ہم یہ مانگتے ہیں۔

ہمارا ایک بھی فرزند ہوگا تو بھی ہمارا دین روشن رہے گا۔

ہمارے عاشقوں میں سے ایک شخص ایسا ہو گذرا ہے، جو مکھی کامریا جیسا تھا۔ اور تمام جماعتوں میں گھومتا رہتا تھا۔ ملک شام میں، اس عاشق کی چمڑی اتار کر، جلتی ہوئی موم بتیاں، اسکے جسم پر رکھی گئیں۔ وہ کہتا تھا کہ "خُدایا! مجھے ایسی عظمت چاہیئے تھی کہ، جلتی ہوئی موم بتیاں میرے جسم پر رکھ کر، مجھے ملک شام میں گھمایا جائے۔"

جماعت پر لازم ہے کہ صبر کرے۔

جیسا جس کا دل ہوتا ہے، اسی طرح وہ چلتا ہے۔

Farman 31

تمہارا دین سچا ہے۔ تمہارا دین کتابوں سے شروع نہیں ہوا، بلکہ محبت سے نکلا ہے۔ تمہارے لئے علم ہے، وہ گنان ہے۔ قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہوئے ہیں، یہ ملک عرب کے لئے ہے۔ گنان کو سات سو برس ہوئے ہیں، تمہارے لئے گنان ہیں۔ تم اس کے مطابق چلنا۔

Farman 32

جس طرح انسان اپنی دولت کی حفاظت کرتا ہے، اسی طرح مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ جس طرح کوئی گھوڑے سوار، گھوڑے پر بیٹھ کر، اسکی لگام کو قبضے سے چھوڑ دے تو نیچے گر پڑتا ہے۔ اسی طرح ایمان کے لئے بھی یہی مثال ہے۔ گھوڑے سوار، گھوڑے پر بیٹھ کر، لگام کو پکڑے رکھے، پھر راستے میں کسی شخص سے ملاقات ہونے پر بات چیت میں مصروف ہو جائے اور لگام پر دھیان نہیں رکھے، تو اسکا دھیان دو جگہ بٹ جاتا ہے۔ دو جگہ پر دھیان رکھنے والا سوار، گھبرا کر نیچے گر پڑتا ہے۔ اسکے گرنے میں، گھوڑے یا راستے پر ملنے والے اُس آدمی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اُس نے خود اپنی حفاظت نہیں کی، اس لئے وہ خود ہی قصور وار ہے۔

نفس، گھوڑے کے روپ میں شیطان ہے۔ اس پر سوار مومن ہے اور اسکی لگام، ایمان ہے۔

بہت سے لوگ چل چل کر، بیس یا تیس برس تک اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہیں اور اسکے بعد ایمان کھو دیتے ہیں اور گر

پڑتے ہیں۔ گھوڑے سوار، آدھے راستے تک، سنبھال رکھنے کے بعد، لگام کو چھوڑ دے، تو وہ نیچے گر پڑتا ہے۔ اس میں، خود اسی کا قصور ہے، گھوڑے کا کوئی قصور نہیں۔ ایمان کو سنبھالنا، یہ تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔

جس طرح بیوپار میں تم سوچ بچار کرتے ہو کہ اس بیوپار میں فائدہ ہے، اس میں نقصان ہے، اسی طرح اپنے ایمان کے بارے میں روزانہ، پانچ دس منٹ غور کرو، کہ میرا ایمان سلامت ہے یا نہیں؟ اس طرح کرنے سے تمہیں اپنے ایمان کا اندازہ ہو جائیگا۔

گھوڑے سوار، اگر لگام چھوڑ دے تو وہ نیچے گر پڑتا ہے۔ لیکن اگر لگام کو دھیان سے برابر پکڑے رکھے تو، جہاں جانا ہے، وہاں سلامتی سے پہنچ جاتا ہے۔

ہم نے صرف مثال دی ہے، لیکن گنانوں میں جو خلاصہ ہے، اسکے مطابق چلو۔ گنانوں میں تمہارے مذہب کا سارا نچوڑ سمایا ہوا ہے۔ جس طرح تمہارے باپ دادا، اس مذہب کے راستے پر چلے ہیں، اس طرح تم بھی چلو۔

(148) Farman 35

ہمیشہ جماعت خانے میں آنا اور گنان کا مشاہدہ کر کے، سب کو حقیقی مذہب کی سمجھ دینا۔

Farman 36 (149) تم سب، ہمارے پاس، دُنیا کی باتیں لے کر آتے ہو۔ دین کی باتیں نہیں پوچھتے، یہ کتنی دلگیری والی بات ہے؟ تم نیاز - آب شفا پیتے ہو، اس میں مٹی اور پانی

سے کچھ تمہارا دل صاف نہیں ہوتا۔ جس اعتقاد، ایمان اور سچائی سے تم آب شفا پیتے ہو، اس سے دل صاف ہوتا ہے۔ اگر دل میں سچائی نہ ہو، تو صرف مٹی اور پانی کا نیاز پینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ پہلے ایمان اور دل صاف ہو، تب ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ جو ہمارے ظہور کو نہیں پہچانتا، اُسے مٹی اور پانی پینے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ خانہ وادان۔

(34) Farman 37

بیت الخیال والوں کی بندگی، مخفی یعنی باطنی ہے اور تنہائی میں کی جاتی ہے۔

(36) Farman 39

تم میں سے پانچ یا دس افراد ایسے چاہیئیں، کہ جن کو دُنیا کی کوئی جنجال (فکر) نہ ہو، اسی طرح کمائی دھندے کی فکر نہ ہو۔ اور جب وہ ہمارے مذہب کی باتیں کریں، تو انکی وعظ واضح ہو اور لوگوں پر اثر کرے۔ وہ گنان پڑھیں اور تاریخ پڑھیں، تاکہ انکو اس بات کا علم ہو سکے کہ، اصل کے یعنی پہلے کے لوگ کس طرح چلتے تھے۔

تم بادام کے چھلکے کھاتے ہو، لیکن بادام کے مغز کی لذت کو تم نے نہیں چکھا ہے۔ تم مغز کھاؤ تو تمہیں دین کی زیادہ خبر ہو، اور تمہیں زیادہ یقین اور خوشی حاصل ہو۔

کچھ ایسے ہیں کہ جو، دوسروں پر نظر رکھتے ہیں، مگر اس طرح نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر ایک کو اپنے آپ کے متعلق خیال کرنا چاہیئے اور اپنا اپنا راستہ ڈھونڈ لینا چاہیئے۔

تمہیں اپنا اپنا مغز پہنچانا چاہیئے؛ جس سے فوراً تمہیں دین روشن ہو جائے گا۔ ہمارا دین ہے، اسکے متعلق، عقل سے خیال کرو گے تو، زیادہ روشنی حاصل ہوگی۔ ہمارا دین عقل پر قائم ہوا ہے۔ عقل کے بغیر دین کا جائزہ لو گے تو، زیادہ سمجھ نہیں آئی گی، اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ مگر عقل سے خیال کرو گے تو، زیادہ سمجھ آئے گی۔

جس دین کا پایہ عقل پر نہیں ہوگا، وہ گھس جائیگا اور بالکل نہیں رہے گا۔ تمہارا دین عقل پر ہے، اسے تم نے مردہ شخص کی کھاٹ (تراٹی) پر رکھ دیا ہے، اسی وجہ سے کمی رہ جاتی ہے۔

الحمد للہ، اسکے باوجود بھی کراچی، ممبئی، کاٹھیاوار وغیرہ میں بہت سے ایسے ہیں، جنہوں نے مغز چکھا ہے۔ تم مغز کو چھوڑ کر چھلکے کھاتے ہو، لیکن اصل خوبی کو تم تلاش نہیں کرتے۔

تم پانی سے جسم دھوؤ گے تو اس سے کیا فائدہ؟ کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن اگر، اندر سے دھوؤ گے تو فائدہ دیکھنے میں آئیگا۔ خانہ۔ وادان

(38) Farman 41

تمہیں سب ظاہری کام چاہیئے، باطنی کام میں تم کچھ دھیان نہیں دیتے ہو۔ ظاہری سب کچھ دنیا کے متعلق ہے، تم باطن پر نگاہ رکھو۔ اگر تم باطن کو دیکھو گے تب ہی تمہارے کام ہوں گے۔

گنان کی چار طرح کی معنی ہوتی ہے، اسکو برابر سمجھ کر پڑھنا۔

تم مغز کو چھوڑ دیتے ہو اور چھلکے کھاتے ہو۔ تم چھلکے نہیں کھاؤ، مغز کھاؤ۔

(39) Farman 42

تم پر ہزاروں طرح کے قرض ہیں۔ آدمی پیدا ہوتا ہے، تب سے ہی قرض لے کر آتا ہے۔ تم خداوند تعالیٰ کے پاس قبول ہوئے ہو، اس لئے لازم ہے کہ اپنا قرض ادا کرو۔ تمہارے سامنے بڑا قرض یہ ہے کہ، تم خود پاک بنو۔ تم مومن ہو، لیکن تھوڑی کسر رہ جائے تو کام نہ آئے۔

ابھی جو فرامین ہوں، جن میں تمہارے روح کی نجات ہو، وہ پڑھو۔

"ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھو گے تو نقصان ہوگا۔"

(40) Farman 43

دنیا میں انسان، زیادہ سے زیادہ سو برس زندہ رہے گا۔ جوان اور بوڑھے، سب کو مرنا ہے۔

جو مومن ہوگا وہ مستانہ شیر کی طرح ہوگا، اسکو کوئی ڈر نہیں ہے۔ اسکا راستہ سیدھا اور آسان ہے۔ ایسے مومن گذر جائیں، تو انکو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ اس دنیا میں سے چھوٹ کر آرام سے چلا جائے گا۔ حقیقتی مومن کو دنیا میں

کوئی فائدہ نہیں، کوئی خوشی نہیں۔ ہم خود بھی دنیا میں ہیں تو قید خانے میں ہیں، ایسا سمجھتے ہیں۔ مومن کے واسطے مرنے کے بعد جنت ہے۔

مومن کے لئے دنیا میں کچھ نہیں ہے۔ سمجھدار اور عقلمند مومن ہو، تو اسکے لئے دنیا جہنم ہے۔ لیکن جو گدھا، حیوان ہے، وہ سمجھتا ہے کہ کھاؤں، گھوموں، بیٹھوں اور بچوں کی شادی کروں، اسکو کچھ عقل نہیں ہے۔ مومن اگر عقلمند ہوگا اور سوچے گا تو اسکو دنیا جہنم جیسی لگے گی۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں خداوند تعالیٰ کے نزدیک جاؤں اور خداوند تعالیٰ کو اپنے نزدیک لاؤں۔

روح، بدن میں ہے، وہ قید خانے میں ہے۔ مومن پر واجب ہے کہ روح کو قید خانے میں سے نکال کر اچھی جگہ پر رکھے۔ روح جب تک بدن میں ہے، تب تک وہ قید میں ہے۔ وہ نظر نہیں آئیگی۔ روح جب تک بدن میں ہے، تب تک وہ کہیں بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ جب بدن میں سے نکلے گی، تب ہر جگہ دیکھے گی۔ جب تک بدن میں ہے، تب تک آگے، پیچھے، دائیں بائیں کہیں بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ مومن کا یہ خیال ہونا چاہیئے کہ قید خانے میں سے نکل جاؤں تو بہتر ہے۔

تم سمجھو کہ روح کیا ہے؟ تاکہ تمہیں خبر پڑے کہ تمہاری روح بدن میں قید ہے، اور تب تک کہیں بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ انسان پر لازم ہے کہ اسکو کسی پیاسے کی طرح موت کے لئے حاضر رہنا چاہیئے۔

اگر تم میں سے ایک بھی شخص فرمان پر عمل کرے تو ہم نے دس گھنٹے فرمان فرمایا، ایسی ہمیں خوشی ہوگی اور اسکو بھی فائدہ پہنچے گا۔ خانہ وادان۔

(42) Farman 45

حقیقتی مومن، خدا کو پہچانے تو خدا اسکے نزدیک ہوتا ہے۔ حقیقتی مومن، ہر جگہ خدا کو دیکھتا ہے۔ حقیقتی مومن کے دل میں خداوند تعالیٰ جلوہ افروز ہے۔ مومن، جیسے جیسے خداوند تعالیٰ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ محبت کرتا ہے، ویسے ویسے خداوند تعالیٰ سے زیادہ نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ تب وہ خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر دیکھتا ہے۔

خداوند تعالیٰ کی عبادت کرتے وقت، دنیا کا کوئی بھی خیال دل میں نہیں رکھنا۔

دیکھو! پروانہ ہے وہ، بتی کی روشنی دیکھ کر عشق اور محبت کے ساتھ اپنی جان جلا دیتا ہے۔ انہیں اتنی محبت اور عشق ہے کہ، کئی پروانے جان دے دیتے ہیں۔ تمہیں بھی ایسی ہی محبت خداوند تعالیٰ کے لئے رکھنی چاہیے۔ تم ایسے عاشق بنو۔

مثال کے طور پر تمہارے دو بیٹے ہوں، اس میں سے ایک بیٹے پر تمہاری محبت کم ہو۔ پھر تمہاری موت کے وقت تم سے ایک ہزار روپیہ مانگے، اور دوسرے بیٹے پر تمہاری محبت انتہائی زیادہ ہو اور تمہاری موت کے وقت وہ تمہاری خدمت کرے

اور تم سے کچھ نہیں مانگے۔ ان دونوں لڑکوں میں سے کون سا لڑکا تمہیں پیارا لگے گا؟ اسکا تم خیال کرو۔

تم بھی ایسا ہی خیال رکھو۔ خداوند تعالیٰ کے ساتھ عشق اور محبت کرو۔ عبادت اور بندگی بھی محبت اور عشق ہی سے کرو۔

تم ہم جیسے بنو، جس طرح ہم صاف اور پاک ہیں۔ ہمارے دل میں کینہ، کپٹ (بغض) اور حسد نہیں ہے۔ اسی طرح تم بھی دل میں کینہ، بغض اور حسد نہیں رکھو۔ تم ہماری مثال لو، جس طرح ہم چلتے ہیں، اسی طرح تم بھی چلو۔ دعا اور آب شفا پیتے وقت، تم اپنے حق میں اچھا مانگو، اس میں فائدہ ہے۔ لیکن اپنے دین بھائیوں کے حق میں بھی دُعا مانگو گے تو اس میں اور بھی زیادہ فائدہ ہے۔ خانہ وادان۔